رحمۃٌ للعالمین ﷺ کی سیرت

رب العالمین کی زبانی

ڈاکٹر مفتی محمد نجیب قاسمی سنبھلی
فاضل دارالعلوم دیوبند، مقیم: ریاض سعودی عرب

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا وہ عظیم الشان کلام ہے جو انسانوں کی ہدایت کے لیے خالق کائنات نے اپنے آخری رسول حضور اکرم ﷺ پر نازل فرمایا۔ خالقِ کائنات نے اپنے حبیب حضور اکرم ﷺ کو قرآن کریم میں عمومی طور پر ''یَا أَیُّھَا النَّبِیُّ''، ''یَا أَیُّھَا الرَّسُوْلُ''، ''یَا أَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ'' اور ''یَا أَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ'' جیسی صفات سے خطاب فرمایا ہے، حالانکہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کے نام سے بھی خطاب فرمایا ہے۔ صرف چار جگہوں پر اسم مبارک محمد اور ایک جگہ اسم مبارک احمد قرآن کریم میں آیا ہے۔

قرآن کریم میں چار جگہ حضور اکرم ﷺ کے نام ''محمد'' کا ذکر

''وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔''

''اور محمد ایک رسول ہی تو ہیں، ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔'' (سورۃ آل عمران:۱۴۴)

''مَا کَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔''

''(مسلمانو!) محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔'' (سورۃ الاحزاب:۴۰)

''وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ کَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ۔'' (سورۃ محمد:۲)

ترجمہ: ''اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں، اور ہر اُس بات کو دل سے مانا ہے جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہے، اور وہی حق ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے آیا ہے، اللہ نے ان کی برائیوں کو معاف کر دیا ہے اور ان کی حالت سنوار دی ہے۔''

’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ۔‘‘ (سورۃ الفتح:۲۹)

’’محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے لیے رحم دل ہیں۔‘‘

قرآن کریم میں ایک جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ’’احمد‘‘ کا ذکر

’’وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاۃِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ۔‘‘ (سورۃ الصّف:۶)

’’اور وہ وقت یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ: اے بنو اسرائیل! میں تمہارے پاس اللہ کا ایسا پیغمبر بن کر آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی، میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہے۔‘‘

معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانہ ہی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی تصدیق فرمادی تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عالی مقام ومرتبہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ایسا عظیم الشان مقام عطا فرمایا ہے کہ کوئی بشر، حتیٰ کہ نبی یا رسول بھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے:

’’اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔‘‘ (سورۃ الم نشرح:۱-۴)

’’(اے پیغمبر!) کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ اور ہم نے تم سے تمہارا وہ بوجھ اُتار دیا ہے، جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی۔ اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارے تذکرے کو اونچا مقام عطا کردیا ہے۔‘‘

دنیا میں کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جس میں ہزاروں مسجدوں کے مناروں سے اللہ کی وحدانیت کی شہادت کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی شہادت ہر وقت نہ دی جاتی ہو اور لاکھوں مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجتے ہوں، غرضیکہ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اس دنیا میں لکھا، بولا، پڑھا اور سنا جاتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ حوض کوثر

خالقِ کائنات نے صرف دنیا ہی میں نہیں، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوضِ کوثر عطا فرما کر قیامت کے

روز بھی ایسے بلند و اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمایا ہے جو صرف اور صرف حضور اکرم ﷺ کو حاصل ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ۔'' (سورۃ الکوثر:۱-۳)

''(اے پیغمبر!) یقین جانو ہم نے تمہیں کوثر عطا کردی ہے، لہٰذا تم اپنے پروردگار (کی خوشنودی) کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو، یقین جانو تمہارا دشمن ہی وہ ہے جس کی جڑ کٹی ہوئی ہے (یعنی جس کی نسل آگے نہ چلے گی)۔''

کوثر جنت کے اُس حوض کا نام ہے جو حضور اکرم ﷺ کے تصرف میں دی جائے گی اور آپ کی اُمت کے لوگ قیامت کے دن اس سے سیراب ہوں گے۔

حضور اکرم ﷺ پر درود و سلام

اللہ تعالیٰ نے نہ صرف زمین میں بلکہ آسمانوں پر بھی اپنے نبی کو بلند مقام سے نوازا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔'' (سورۃ الاحزاب:۵۶)

''اللہ تعالیٰ نبی پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرشتے نبی کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی نبی پر درود و سلام بھیجا کرو۔''

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کے اس مقام کا بیان ہے جو آسمانوں میں آپ ﷺ کو حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں آپ ﷺ کا ذکر فرماتا ہے اور آپ ﷺ پر رحمتیں بھیجتا ہے۔ اور فرشتے بھی آپ ﷺ کی بلندیِ درجات کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجا کریں۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

کیسا عالی شان مقام حضور اکرم ﷺ کو ملا کہ آپ کا کلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوتا تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

''وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔'' (سورۃ النجم:۳-۴)

''اور یہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے، یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے۔''

حضور اکرم ﷺ کو لوگوں کی ہدایت کی فکر

حضور اکرم ﷺ لوگوں کی ہدایت کی اس قدر فکر فرماتے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

’’لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔‘‘

(اے پیغمبر!) شاید تم اس غم میں اپنی جان ہلاک کیے جارہے ہو کہ یہ لوگ ایمان (کیوں) نہیں لاتے!۔‘‘ (سورۃ الشعراء:۳)

ہمارے نبی کافروں اور مشرکوں کو ایمان میں داخل کرنے کی دن رات فکر فرماتے اور اس کے لیے ہر ممکن کوشش فرماتے۔

حضور اکرم ﷺ نبی رحمت بنا کر بھیجے گئے

رب العالمین نے اپنے نبی کو رحمۃٌ للمسلمین یا رحمۃٌ للعرب نہیں بنایا، بلکہ رحمۃٌ للعالمین بنایا ہے، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

’’وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ‘‘ (سورۃ الانبیاء:۱۰۷)

’’اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں سارے جہانوں کے لیے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔‘‘

جس نبی کو سارے جہاں کے لیے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا گیا ہو، اس نبی کی تعلیمات میں دہشت گردی کیسے مل سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے ہمیشہ امن وامان کو قائم کرنے کی ہی تعلیمات دی ہیں۔

حضور اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں

آپ ﷺ نبی ہونے کے ساتھ خاتم النبیین بھی ہیں، حضرت آدم علیہ السلام سے جاری نبوت کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہوگیا، یعنی اب کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔‘‘

’’(مسلمانو!) محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔‘‘ (سورۃ الاحزاب:۴۰)

حضور اکرم ﷺ کو عالمی رسالت سے نوازا گیا

آپ ﷺ کو عالمی رسالت سے نوازا گیا، متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی عالمی رسالت کو بیان کیا ہے، یہاں صرف دو آیات پیش ہیں:

’’قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ۔‘‘ (سورۃ الاعراف:۱۵۸)

’’(اے رسول! ان سے) کہو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں جس کے قبضے میں تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے۔‘‘

حضور اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ بنی نوع انسان کے لیے

چونکہ آپ ﷺ کو عالمی رسالت سے نوازا گیا ہے، اس لیے آپ ﷺ کی زندگی قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نمونہ بنائی گئی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے:

’’لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا۔‘‘ (سورۃ الاحزاب۲۱)

’’حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔‘‘

حضور اکرم ﷺ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نمونہ ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کی تمام سنتوں کو آج بھی زندہ کر رکھا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی اتباع

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے اُسوہ میں دونوں جہاں کی کامیابی وکامرانی مضمر رکھی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اتباع کو لازم قرار دیا، فرمانِ الٰہی ہے:

’’قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔‘‘ (سورۃ آل عمران:۳۱)

(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کردے گا۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سینکڑوں آیات میں اپنی اطاعت کے ساتھ رسول ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ ان سب جگہوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں سے ایک ہی مطالبہ ہے کہ فرمانِ الٰہی کی تعمیل کرو اور ارشادِ نبوی کی اطاعت کرو۔

قرآن کریم کے مفسر اول: حضور اکرم ﷺ

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:

’’وَأَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ۔‘‘ (سورۃ النحل:۴۴)

’’یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ لوگوں کی جانب جو حکم نازل فرمایا گیا ہے، آپ اُسے کھول کھول کر بیان کردیں، شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے اس آیت اور اس طرح کی دوسری آیات میں واضح طور پر بیان فرمادیا کہ قرآن کریم کے مفسرِ اول حضور اکرم ﷺ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی کہ آپ ﷺ اُمتِ مسلمہ کے سامنے قرآن کریم کے احکام ومسائل کھول کھول کر بیان کریں۔ اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے اقوال وافعال کے ذریعہ قرآن کریم کے احکام ومسائل بیان کرنے کی ذمہ داری بحسن وخوبی انجام دی۔ صحابۂ کرامؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ کے اقوال وافعال یعنی حدیثِ نبوی کے ذخیرہ سے قرآن کریم کی پہلی اہم اور بنیادی تفسیر انتہائی قابلِ اعتماد ذرائع سے اُمتِ مسلمہ کو پہنچی ہے، لہٰذا قرآن فہمی حدیث کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔

تاریخ کا سب سے لمبا سفر حضور اکرم ﷺ کے نام

تاریخ کے سب سے لمبے سفر (اسراء ومعراج) کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں بیان فرمایا ہے، جس میں آپ ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) سے مسجدِ اقصیٰ کے سفر ’’سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰی‘‘ کو اسراء کہتے ہیں اور یہاں سے جو سفر آسمانوں کی طرف ہوا اس کا نام معراج ہے۔ اس واقعہ کا ذکر سورۂ نجم کی آیات میں بھی ہے اور ان میں وضاحت بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے (اس موقع پر) بڑی بڑی نشانیاں ملاحظہ فرمائیں: ’’لَقَدْ رَأٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی۔‘‘

حضور اکرم ﷺ کی نماز

اللہ تعالیٰ کا پیار بھرا خطاب حضور اکرم ﷺ سے ہے کہ آپ رات کے بڑے حصہ میں نماز تہجد پڑھا کریں:

’’یٰـأَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ إِلَّا قَلِیْلاً نِّصْفَهٗ أَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلاً أَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً۔‘‘ (سورۃ المزمل:۱-۴)

’’اے چادر میں لپٹنے والے! رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہوجایا کرو۔ رات کا آدھا حصہ یا آدھے سے کچھ کم، یا اُس سے کچھ زیادہ۔ اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔‘‘

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: حضور اکرم ﷺ رات کو قیام فرماتے، یعنی نماز تہجد ادا کرتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔(بخاری)

صرف ایک دو گھنٹے نماز پڑھنے سے پیروں میں ورم نہیں آتا، بلکہ رات کے ایک بڑے حصہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے، طویل رکوع اور سجدہ کرنے کی وجہ سے ورم آتا ہے، چنانچہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران جیسی لمبی لمبی سورتیں آپ ﷺ ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے اور وہ بھی بہت اطمینان وسکون کے ساتھ۔

حضور اکرم ﷺ کے اخلاق

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے نبی ﷺ کے اخلاق کے متعلق فرماتا ہے: ''وَإِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ''......''اور یقیناً تم اخلاق کے اعلیٰ درجہ پر ہو۔''(سورۃ القلم:۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب آپ ﷺ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا: ''کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ''یعنی''آپ ﷺ کا اخلاق قرآنی تعلیمات کے عین مطابق تھا۔''(صحیح بخاری وصحیح مسلم)حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:''إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْأَخْلَاقِ۔''....''مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔''(مسند احمد)ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق حمیدہ کو پڑھیں اور ان کو اپنی زندگی میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

خلاصۂ کلام

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ بیان فرمائے ہیں۔ان میں سے چند کا ذکر''مشتے نمونہ ازخروارے''کے طور پر کیا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے نبی ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کریں۔ہم اپنے نبی ﷺ کے طریقہ پر اسی وقت زندگی گزار سکتے ہیں جب ہمیں اپنے نبی ﷺ کی سیرت معلوم ہو، لہٰذا ہم خود بھی سیرت کی کتابوں کو پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی سیرتِ نبوی پڑھانے کا اہتمام کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے نقش قدم پر زندگی گزارنے والا بنائے، آمین۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....